آنکھوں کے امراض سے متعلق شرعی رہنما اصول

آنکھیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمت ہیں، ان کی صحیح قدر وہی جانتے ہیں جو اس نعمت سے محروم ہیں۔ ہر وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کی نعمت عطا فرمائی ہے اسے اللہ کی اس عظیم نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ شکر کا ایک طریقہ یہ ہے کہ دل میں اللہ کی اس نعمت کا تصور کرے اور اللہ کے اس احسان کے احساس سے سرشار ہو کر دل اور زبان دونوں سے الحمدللہ کہے۔ اور حقیقی شکر اس نعمت کا یہ ہے کہ انسان ایک لمحہ بھی آنکھوں کو اللہ کی نافرمانی میں خرچ نہ کرے۔

بیماری اور شفا مکمل طور پر اللہ رب العزت کی قدرت میں ہے، بعض اوقات اللہ تعالیٰ انسان کو آزمائش میں مبتلا فرماتے ہیں تاکہ وہ اپنے رب کی طرف رجوع کرلے لہٰذا ہر بیماری انسان کو نہ صرف اس نعمت کی قدر کا احساس دلاتی ہے بلکہ انسان کو متعلقہ گناہوں سے توبہ کی تنبیہ بھی کرتی ہے۔ چنانچہ مسلمان کا ہر لمحہ اللہ کی بندگی سے سرشار ہونا چاہیے، جس طرح ایک مسلمان صحت کی حالت میں اللہ کی عبادت اور فرمانبرداری کرتا ہے اسی طرح بیماری کی حالت میں بھی اسے اللہ کے احکام کو مدنظر رکھنا چاہیے بلکہ حالتِ صحت سے بھی زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

زیر نظر رسالہ اسی سلسلہ کی ایک کاوش ہے جس میں آنکھوں کے امراض سے متعلق شرعی احکام لکھے گئے ہیں جن میں پاکی اور روزہ سے متعلق مسائل سر فہرست ہیں، اس کے علاوہ آنکھوں کے متعلق جو مسائل یا سوالات مریضوں کے ذہن میں آسکتے ہیں ان کو خصوصیت کے ساتھ علیحدہ ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کو ہم سب کے لیے مفید بنائے اور ہمیں اخلاص سے مالا مال فرمائے۔

آنکھ کی عمومی بیماریوں سے متعلق مسائل

پاکی و ناپاکی سے متعلق مسائل

شرعی اصول(۱)۔۔۔وضواور غسل میں آنکھ کے اندر کے حصہ کو دھونا نہ فرض ہے اور نہ ہی سنت، بلکہ صرف آنکھ کے ظاہری حصہ کو دھونا فرض ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ آنکھ بند کرنے کے بعد جو حصہ کھلا ہوا ہے اس کا دھونا فرض ہے۔ جیسے، پپوٹوں کا ظاہری حصہ اور پلکوں کے آس پاس کا حصہ، اور آنکھ کا کونا جہاں چیپڑ وغیرہ جمع ہو جاتے ہیں ان کو دھونا ضروری ہے۔ اسی طرح پلکیں اگر ہلکی ہیں تو ان کی جڑوں تک پانی پہنچانا ضروری ہے اور اگر گھنی ہیں تو ان کی جڑوں تک پانی پہنچانا ضروری نہیں بلکہ ظاہری پلکوں کو دھونا کافی ہے لیکن اس میں مبالغہ کرنا منع ہے، بس نارمل طریقہ سے دھولینا کافی ہے۔[1]

متعلقہ مسائل:

1. اگر کسی کی آنکھ میں کانٹیکٹ لینس لگے ہوں تو چونکہ وضو یا غسل میں آنکھ کے اندر پانی پہچانا ضروری نہیں ہے اس لئے وضو یا غسل میں لینس نکالنے کی ضرورت نہیں اس کی موجودگی میں بھی غسل یا وضو درست ہو جائے گا۔
2. اگر پیپ یا چکنائی آنکھوں سے نکل کر آنکھوں کے باہر ایسا سوکھ جائے اور جم جائے کہ اگر اس کو نہ چھڑائیں تو پانی نہیں پہنچے گا تو ایسی صورت میں وضو میں اس کا چھڑانا واجب ہے، اس کو صاف کیے بغیر وضو و غسلِ واجب درست نہیں۔[2]
3. اگر آنکھ میں تکلیف ہے لیکن اسے دھونا اور اس کے ارد گرد کے چہرہ کو دھونا نقصان دہ نہیں ہے تو آنکھ کے بیرونی حصہ کو اور ارد گرد کے چہرہ کو دھونا فرض ہے۔

---

(1) وإدخال الماء في داخل العينين ليس بواجب؛ لأن داخل العين ليس بوجه؛ لأنه لا يواجه إليه؛ ولأن فيه حرجا، وقيل: إن من تكلف لذلك من الصحابة كف بصره، كابن عباس، وابن عمر - رضي الله عنهم . بدائع الصنائع (1/ 4) وانظر ايضا: الأم، 40/1، المغني، 77/1، كشاف القناع.

وكما فی رد المحتار (1/ 97) : (لا غسل باطن العينين) والأنف والفم وأصول شعر الحاجبي (قوله: وأصول شعر الحاجبين) يحمل هذا على ما إذا كاناكثيفين، أما إذا بدت البشرة فيجب.

مزید دیکھیں عمدۃ الفقہ، وضو کے فرائض، مسئلہ نمبر ۷۔

(2) وفی حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 62):ويمنع الرمص وهو ما جمد في الموق وهو مؤخر العين أو الماق وهو مقدمها إذا كان يبقى خارج العين بعد تغميضها.

4. اور اگر آنکھوں کے بیرونی حصہ کو پانی سے دھونا نقصان دہ ہو یا ارد گرد کے چہرہ کو دھونا نقصان دہ ہو یا معالج نے منع کیا ہو تو اس صورت میں جس جگہ کا دھونا نقصان دہ ہے وہاں مسح کر لے اور جس جگہ کا دھونا نقصان دہ نہیں ہے اسے پانی سے دھو لے۔

5. آنکھوں میں پانی پہنچنا نقصان دہ ہو اور آنکھ کے نیچے اور پلکوں کے ارد گرد حصہ کو پانی سے دھونے کی صورت میں آنکھ میں پانی جانے اور اس سے تکلیف کا اندیشہ ہو تو آنکھوں اور ارد گرد کے حصہ پر مسح کر کے باقی چہرہ دھونے کی اجازت ہے۔

اصول(۲): آنکھ سے خون یا پیپ کے نکلنے سے وضو اس وقت ٹوٹ جاتا ہے جبکہ وہ خون یا مواد بہہ کر آنکھ سے باہر اس حصہ کی طرف آجائے کہ جس کا دھونا غسل میں فرض ہے۔ لہٰذا اگر خون یا مواد آنکھ سے بہہ کر اس حصہ کی طرف نہیں آیا کہ جس کا دھونا غسل میں فرض ہے بلکہ اندر ہی رہا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔(3)

مسئلہ : اگر کسی کے آنکھوں کے اندر کوئی دانہ وغیرہ ہو اور وہ پھوٹ جائے اور اس کا پانی بہہ کر آنکھ میں پھیل جائے لیکن آنکھ کے باہر نہیں نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر آنکھ سے بہہ کر باہر آجائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

شرعی اصول(۳): اصول نمبر دو میں بیان کردہ حکم آنکھ کے زخم سے خارج ہونے والے کسی بھی مواد کا ہے کہ اگر وہ آنکھ سے نکل کر بہہ جائے تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن چونکہ آنکھ سے زخم کے علاوہ بھی مختلف قسم کے مواد خارج ہو سکتے ہیں، اسی طرح آنکھ میں زخم کا ہونا یا نہ ہونا بعض دفعہ پتہ نہیں چلتا، اس لئے وضو ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کے بارے میں درجِ ذیل تفصیل پر عمل کر لیا جائے:

(۱) آنکھ سے خون نکلا یا ایسا مواد نکل کر بہہ گیا کہ جس میں خون غالب تھا، یا پس یا پیپ (pussy discharge) نکلی تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا، کیونکہ نجاست کا نکلنا پایا گیا ہے۔

(۲) آنکھ سے گاڑھا مواد یا گندا پانی نکل (mucus) کر بہہ گیا اور اس کا نکلنا تکلیف کے ساتھ ہو، یا مریض کا غالب گمان یہ ہو کہ یہ زخم سے نکل رہا ہے تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ البتہ اگر معالج کہے کہ آنکھ میں کوئی زخم یا انفیکشن نہیں ہے تو اس کی بات پر عمل کر لیا جائے، اس صورت میں اس مواد کے بہنے سے ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

---

(3)وفي غير السبيلين بتجاوز النجاسة إلى محل يطلب تطهيره ولو ندبافلا ينقض دم سال في داخل العين إلى جانب آخر منها (مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح، ص: 87)

تحفة الفقهاء (1/ 19)وذلك مثل دم الجرح والقيح والصديد من القرح والماء الصافي الذي خرج من البثرة.

(۳) اگر آنکھ سے آنسو یا آنسو نما پانی نکلے تو اس صورت میں اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ الا یہ کہ مریض کا غالب گمان ہو یا معالج کہے کہ یہ پانی کسی زخم یا انفیکشن سے آرہا ہے، تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ البتہ اگر یہ آنسو یا پانی تکلیف کے ساتھ نکل رہا ہے یا آنکھ میں کوئی بیماری موجود ہے تو اس صورت میں احتیاط وضو کرنے میں ہے۔

(۴) آپریشن کے بعد آنکھ سے جو پانی آتا ہے وہ عام طور پر زخم سے نہیں بہتا بلکہ وہ secretion ہوتی ہے، لہذا اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ اگر معالج کہنے سے علم ہو جائے یا غالب گمان ہو کہ یہ پانی زخم سے خارج ہو رہا ہے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔[4]

(۵) Regurgitation test سے وضو نہیں ٹوٹا کیونکہ اس میں جو میوکس نکلتا ہے وہ infected نہیں ہوتا۔

شرعی اصول (۴) اگر آنکھ سے خون یا وضو توڑنے والا مواد مسلسل اس طرح آرہا ہو کہ پوری کوشش کے باوجود وضو کر کے فرض نماز پڑھنے کی مہلت نہ ملے اور اسی حالت میں ایک نماز کا وقت گزر جائے تو ایسا شخص شرعاً معذور ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ وہ ہر نماز کیلئے وضو کرے گا اور جیسے ہی اس نماز کا وقت ختم ہو گا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، ایک دفعہ شرعاً معذور ہونے کے بعد معذور کے احکام جاری رہنے کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر نماز کے وقت میں کم از کم ایک دفعہ آنکھ سے اس مواد کا نکلنا پایا جائے، اور یہ شخص اس وقت تک معذور رہے گا جب تک ایک نماز کا وقت اس طرح نہ گزر جائے جس میں ایک مرتبہ بھی یہ وضو توڑنے والا مواد نہ آیا ہو۔[5]

معذور کے متعلقہ مسائل:

مسئلہ: ایسے معذور کا وضو دو باتوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔ ایک تو نماز کا وقت ختم ہو جانے سے اور دوسرے اس عذر کے علاوہ کوئی اور وضو توڑنے والی وجہ پائے جانے سے مثلاً سوئی چبھنے کی وجہ سے خون نکل آیا یا قضائے حاجت کی اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

---

(4) وهذاالتعليل يقتضي أنه أمر استحباب فإن الشك، والاحتمال فيكونه ناقضا لايوجب الحكم بالنقض إذ اليقين لايزول بالشك نعم إذاعلم من طريق غلبةالظن بإخبارالأطباء أوبعلامات على ظن المبتلى يجب كذاقاله صاحب البحربعدنقله كلام الزيلعي اهـ.(دررالحكام شرح غررالأحكام 1/ 16)

وفيه نظر، بل الظاهر إذا كان الخارج قيحا أو صديدا لنقض، سواء كان مع وجع أو بدونه لأنهما لا يخرجان إلا عن علة، نعم هذا التفصيل حسن فيما إذا كان الخارج ماء ليس غير. اهـ (ابن عابدين)

مزید تفصیل کے لیے دیکھیں عمدہ الفقہ، نواقض وضو، ص: ۱۴۷

(5) (هدايه ،مجمع الأنهر 1/ 56)

مسئلہ: اگر معذور نے فجر کے وقت وضو کیا تو سورج نکلنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا کیونکہ سورج نکلنے سے فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے طلوع آفتاب کے وقت وضو کیا تو اس وضو سے وہ ظہر کی نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ کسی نماز کا وقت داخل ہونے سے معذور کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: جس نماز کے وقت میں معذور نے وضو کیا ہے اس نماز کا وقت نکلنے تک وہ اس وضو سے فرض واجب سنت، نفل اور قضا نمازیں جتنی چاہے پڑھ سکتا ہے۔

فائدہ: معذور کے حکم میں داخل ہونے یا نہ ہونے کو معلوم کرنے کا آسان طریقہ:

اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ وہ معذور کے حکم میں ہے یا نہیں تو اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ ایک دفعہ ایسی نماز کا وقت منتخب کرے جو کم سے کم ہو، مثلاً مغرب کی نماز کا وقت، کہ مغرب کا وقت سب اوقات میں سب سے کم ہوتا ہے۔ شفقِ احمر (سرخ روشنی) کے غروب کو وقتِ مغرب کی انتہاء قرار دیا جاسکتا ہے۔ پس کسی روز بوقتِ مغرب خوب اہتمام سے اس کی کوشش کرے کہ پورے وقت میں ایسا موقع مل جائے جس میں وضو کر کے صرف فرائض پورے کر کے فرض نماز مختصراً پڑھ سکے، یعنی سنتوں اور مستحبات کے بغیر صرف فرائض پورے کر کے سلام تک بغیر وضو ٹوٹے پہنچ سکے۔ اگر اتنا وقت نہیں ملتا تو وہ شخص معذور کی تعریف میں داخل ہے، آئندہ کے لیے یہ ضروری نہیں کہ پورا وقت بیٹھ کر انتظار کرتا رہے بلکہ صرف پورے وقت میں ایک دفعہ عذر کا پایا جانا کافی ہے، جب تک یہ حالت رہے گی وہ معذور شمار ہوگا۔ ہر وقت کے لیے نیا وضو ضروری ہوگا، اس وقت کے اندر اس وضو سے جو چاہے پڑھے۔ وقت کے اندر عذر پیش آنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

غرض یہ کہ صرف ایک وقت میں صرف ایک مرتبہ اگر عذر ثابت ہو گیا تو آئندہ کے لیے کوئی تکلیف نہیں، صرف اس کا خیال رکھیں کہ ہر نماز کے پورے وقت میں ایک دفعہ عذر پیش آتا ہے یا نہیں۔ اگر پورے وقت میں ایک دفعہ بھی عذر پیش نہ آیا تو معذور کا حکم ختم ہو جائے گا۔ (تسہیل بہشتی زیور، جلد ۱، ص ۱۰۷، طبع: کتاب گھر، کراچی)

اصول (۴) اگر آنکھ پر علاج کے لیے پٹی بندھی ہو، اور آنکھ کا وہ حصہ جسے وضو میں دھونا ضروری ہے یا چہرہ کا کچھ حصہ اس پٹی کے اندر ڈھکا ہوا ہو تو اس صورت میں وضو کا فرض پورا کرنے کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) اگر پٹی کھول کر آنکھ کے بیرونی حصہ اور چہرہ کو پانی سے دھونا آنکھ کے لیے نقصان دہ نہ ہو تو اس صورت میں پٹی اتار کر آنکھ کے بیرونی حصہ اور چہرہ کو پانی سے دھونا ضروری ہے۔ واضح رہے کہ دھونے کا فرض پورا کرنے کے لیے اتنا بھی کافی ہے کہ اس جگہ پانی لگنے کے بعد ایک دو قطرے ٹپک جائیں، باقاعدہ پانی بہانا ضروری نہیں۔

(۲) اگر آنکھ کے بیرونی حصہ کو دھونا نقصان دہ ہو لیکن پٹی کھول کر مسح کرنا نقصان دہ نہ ہو تو پٹی کھول کر مسح کرنا ضروری ہے، اس صورت میں آنکھ کے بیرونی حصہ کا اور اسی طرح ارد گرد کے چہرہ کا وہ حصہ جسے دھونا نقصان دہ ہو تو اسے دھونے کے بجائے اس پر مسح کرنا جائز ہے۔

(۳) اگر مسح کرنا بھی نقصان دہ ہو یا پٹی کھولنے اور باندھنے میں بڑی دقت اور تکلیف ہو یا مریض پٹی کھولنے اور باندھنے پر قادر نہ ہو تو پھر اس صورت میں مریض کے لیے اس پٹی پر مسح کر لینا درست ہے اور باقی چہرہ جو کہ پٹی سے نہیں ڈھکا ہوا، اس کو دھونا ضروری ہے۔[6]

واضح رہے سرجری کی نوعیت کے مطابق پٹی اتارنے کے لیے مختلف ٹائم دیا جاتا ہے، کچھ ٹریٹمنٹ ایسے ہوتے ہیں جن میں پٹی جلدی کھول سکتے ہیں اور کچھ سرجریاں ایسی ہوتی ہین جن میں کافی دیر تک پٹی باندھنی پڑتی ہے، لہذا اس سلسلہ میں جب تک معالج پٹی کھولنے سے منع کرے اس وقت تک پٹی نہ کھولیں اور وضو کرتے ہوئے اوپر ذکر کردہ ہدایات پر عمل کریں۔

متعلقہ مسائل:

مسئلہ: اگر پٹی کھل جائے اور زخم ٹھیک نہیں ہوا ہو تو دوبارہ پٹی باندھ لی جائے، اس صورت میں نیا مسح کرنا ضروری نہیں خواہ وہی پٹی باندھے ہو یا نئی پٹی باندھے۔[7]

---

(6)ففي حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح،ص: 135
لأن النبي صلى الله عليه وسلم كان يمسح على عصابته ولما كسر زند علي رضي الله تعالى عنه يوم أحد أو يوم خيبر أمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يمسح على الجبائر.
وفی حاشية الشلبي على تبيين الحقائق (1/ 53)
(قوله: هذا إذا كان يضره نزعها وغسل ما تحتها) وإن لم يضراه غسل ما حولها ومسحها نفسها وإن ضره المسح لا الحل يمسح على الخرقة التي على رأس الجرح ويغسل ما حولها تحت الخرقة الزائدة إذ الثابت بالضرورة يتقدر بقدرها ولم أر لهم ما إذا ضره الحل لا المسح لظهور أنه حينئذ يمسح على الكل. اهـ كمال ومن ضرورة الحل أن يكون في مكان لا يقدر على ربطها بنفسه ولا يجد من يربطها. اهـ كمال.
(7) (قوله: وإن سقطت عن غير برء لم يبطل المسح) لأن العذر قائم. (الجوهرة النيرة 1/ 29)

مسئلہ: اگر زخم ٹھیک ہو جائے اور معالج پٹی کھولنے کی اجازت دیدے تو مسح ٹوٹ جاتا ہے، تاہم اس صورت میں پورا وضو دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف اس حصہ کو دھولینا کافی ہے جو کہ پٹی کے نیچے تھا اور جس پر مسح کیا گیا تھا۔[8]

نماز کے مسائل:

آنکھ کے آپریشن کی صورت میں بعض اوقات سجدہ کرنا یا جھکنا نقصان دہ یا تکلیف کا باعث ہوتا ہے، اور بعض مرتبہ کرسی پر بیٹھ کر نماز بھی پڑھنی پڑتی ہے اس لئے، اس سے متعلق چند اُصولی باتیں درجِ ذیل ہیں:

صورت(ا) : اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا لیکن زمین پر سجدہ کر سکتا ہے تو اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض نہیں رہتا، اس صورت میں وہ درج ذیل طریقہ پر عمل کرے:

ا۔۔وہ شخص زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع سجدہ زمین پر بیٹھ کر ادا کرے۔[9]

۲۔۔اگر وہ زمین پر بیٹھنے پر قادر نہیں لیکن کسی اونچی چیز مثلا کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہے تو وہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے اور سجدہ زمین پر کرے۔

۳۔۔اگر کچھ دیر یا کچھ رکعات میں کھڑے ہونے پر قادر ہے تو اتنی دیر کھڑے ہو کر قیام کرے اور اس کے بعد بیٹھ جائے۔

صورت(۲) اگر کوئی شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے تو اس پر قیام اور رکوع دونوں فرض نہیں رہتے، اگرچہ وہ قیام پر قادر ہو۔ اب اس کے لیے اصل حکم یہ ہے کہ وہ:

ا۔۔پوری نماز زمین پر بیٹھ کر پڑھے[10] ۔کیونکہ ایسے مریض پر قیام فرض نہیں رہتا وہ بیٹھ کر بھی سر کے اشارہ سے سجدہ کر سکتا ہے تاہم بعض علما کے مطابق ایسے شخص کے لیے بہتر ہے کہ وہ کھڑے ہو کر قیام کرلے۔[11]

---

(8) (قوله: وإن سقطت عن برء بطل) لزوال العذر فلو سقطت عن برء وهو في الصلاة غسل ذلك الموضع واستقل الصلاة.(الجوهرة النيرة 1/ 29)

(9)فإذا عجز عن القيام يصلي قاعدا بركوع وسجود. (بدائع الصنائع،1/ 105)

(10)فإن عجز عن الركوع والسجود يصلي قاعدا بالإيماء. (بدائع الصنائع،1/ 105)

(11)وإن كان قادرا على القيام دون الركوع والسجود يصلي قاعدا بالإيماء، وإن صلى قائما **بالإيماء أجزأه ولا يستحب له ذلك** . (بدائع الصنائع،1/ 105)

۲۔۔۔بیٹھنے کے لیے اپنی سہولت کے مطابق کوئی بھی نشست اختیار کر سکتا ہے(12)۔

۳۔۔۔رکوع سجدہ کے لیے جس قدر ممکن ہو،اس قدر سر کو جھکائے(13)اس میں اس بات کا دھیان رکھے کہ سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ سر جھکائے۔(14)واضح رہے کہ آنکھ کا اشارہ کسی صورت میں بھی کافی نہیں۔

۵۔۔۔اگر زمین پر بیٹھنے سے بھی معذور ہے تو کسی اونچی چیز مثلاً تخت یا کرسی پر بیٹھ نماز پڑھے۔

اس بارے میں دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کا موقف یہ ہے کہ اگر شخص قیام پر قدرت ہو تو قرائت کھڑے ہو کر ہی کرنی چاہیے۔ جبکہ دارالافتاء جامعة العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کا موقف یہ ہے کہ اس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے اور جامعہ نعیمیہ کے موقف کے مطابق اسے قیام کا فرض ساقط ہو گیا، لہٰذا اختیار ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے یا بیٹھ کر پڑھے۔

ففی فتح القدير للكمال ابن الهمام (2/ 6)

ثم هذا مبني على صحة المقدمة القائلة ركنية القيام ليس إلا للتوسل إلى السجود، وقد أثبتها بقوله: لما فيها من زيادة التعظيم: أي السجدة على وجه الانحطاط من القيام فيها نهاية التعظيم وهو المطلوب، فكان طلب القيام لتحقيقه، فإذا سقط سقط ما وجب له. وقد يمنع أن شرعيته لهذا على وجه الحصر بل له ولما فيه نفسه من التعظيم كما يشاهد في الشاهد من اعتباره كذلك حتى يحبه أهل التجبر لذلك، فإذا فات أحد التعظيمين صار مطلوبا بما فيه نفسه. ويدل على نفي هذه الدعوى أن من قدر على القعود والركوع والسجود لا القيام وجب القعود مع أنه ليس في السجود عقيبه تلك النهاية لعدم مسبوقيته بالقيام.

وانظر النهرالفائق شرح كنز(337/1) والمبسوط السرخسى (213/1) واعلاء السنن (203/7)

(12) ثم إذا صلى المريض قاعدا بركوع وسجود أو بإيماء كيف يقعد؟ أما في حال التشهد: فإنه يجلس كما يجلس للتشهد بالإجماع.وأما في حال القراءة وفي حال الركوع: روي عن أبي حنيفة أنه يقعد كيف شاء من غير كراهة إن شاء محتبيا، وإن شاء متربعا، وإن شاء على ركبتيه كما في التشهد. (بدائع الصنائع،1/ 105)

(13)وروي عن النبي - صلى الله عليه وسلم - أنه قال: «من لم يقدر على السجود فليجعل سجوده ركوعا وركوعه إيماء» والركوع أخفض من الإيماء. (بدائع الصنائع،1/ 105)

وفى مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 166)

لما قدمناه ولقوله صلى الله عليه وسلم: "من استطاع منكم أن يسجد فليسجد ومن لم يستطع فلا يرفع إلى وجهه شيئا يسجد عليه وليكن في ركوعه وسجوده يومئ برأسه" ورواه الطبراني وقال في المجتبى كانت كيفية الإيماء بالركوع والسجود مشتبهة على أنه يكفي بعض الانحناء أم أقصى ما يمكن فظفرت على الرواية فإنه ذكر شيخ الإسلام المومئ إذا خفض رأسه للركوع شيئا جاز اهـ.

(14)ويجعل السجود أخفض من الركوع....... وإنما جعل السجود أخفض من الركوع في الإيماء؛ لأن الإيماء أقيم مقام الركوع والسجود وأحدهما أخفض من الآخر، كذا الإيماء بهما. (بدائع الصنائع،1/ 105)

ففى رد المحتار: (2/ 98)

أقول: هذا محمول على ما إذا كان يحمل إلى وجهه شيئا يسجد عليه، بخلاف ما إذا كان موضوعا على الأرض يدل عليه ما في الذخيرة حيث نقل عن الأصل الكراهة في الأول ثم قال فإن كانت الوسادة موضوعة على الأرض وكان يسجد عليها جازت صلاته، فقد صح أن أم سلمة كانت تسجد على مرفقة موضوعة بين يديها لعلة كانت بها ولم يمنعها رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من ذلك اهـ فإن مفاد هذه المقابلة والاستدلال عدم الكراهة في الموضوع على الأرض المرتفع ثم رأيت القهستاني صرح بذلك.

صورت(۳) اگر کوئی شخص زمین پر بیٹھنے پر ہی قادر نہیں لیکن کرسی یا کسی اور اونچی چیز مثلاً بستر وغیرہ پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے تو کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر نماز ادا کرے۔ اور اس صورت میں اس بات کا خیال رکھے کہ رکوع سجدہ کے لیے جس قدر ممکن ہو اس قدر سر کو جھکائے[15] اور سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ سر جھکائے۔[16]

نماز کے متفرق مسائل

مسئلہ: اگر کسی شخص نے آنکھ کی پٹی پر مسح کیا ہو تو اس کی امامت درست ہے اور وہ لوگ جنہوں نے مکمل وضو کیا ہو وہ بھی اس کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں بشر طیکہ وہ امام رکوع سجدہ اشارہ سے نہیں کرتا ہو۔(الدر المختار 1/ 588)

مسئلہ: نابینا پر مسجد جانا واجب نہیں تاہم اگر وہ بغیر کسی حرج اور مشقت کے جماعت کے لیے آسکتا ہو یا اس کو کوئی لانے والا موجود ہو تو اسے مسجد کی جماعت ترک نہیں کرنا چاہیئے۔(تحفۃ الفقہاء، 1/ 227)

روزہ کے مسائل:

1. روزہ میں سرمہ لگانا جائز ہے اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بلکہ اگر سرمہ لگانے کے بعد تھوک میں یا بلغم میں سرمہ کا رنگ نظر آئے تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ مکروہ ہوتا ہے۔[17]
2. آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اگرچہ دوائی کا اثر حلق میں محسوس ہو۔(ہندیہ)[18]

---

(15)وروي عن النبي - صلى الله عليه وسلم - أنه قال: «من لم يقدر على السجود فليجعل سجوده ركوعا وركوعه إيماء» والركوع أخفض من الإيماء. (بدائع الصنائع،1/ 105)

وفى مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 166)
لما قدمناه ولقوله صلى الله عليه وسلم: "من استطاع منكم أن يسجد فليسجد ومن لم يستطع فلا يرفع إلى وجهه شيئا يسجد عليه وليكن في ركوعه وسجوده يومئ برأسه" ورواه الطبراني وقال في المجتبى كانت كيفية الإيماء بالركوع والسجود مشتبهة على أنه يكفي بعض الانحناء أم أقصى ما يمكن فظفرت على الرواية فإنه ذكر شيخ الإسلام المومئ إذا خفض رأسه للركوع شيئا جاز اهـ.

(16)ويجعل السجود أخفض من الركوع...... وإنما جعل السجود أخفض من الركوع في الإيماء؛ لأن الإيماء أقيم مقام الركوع والسجود وأحدهما أخفض من الآخر، كذا الإيماء بهما. (بدائع الصنائع،1/ 105)

ففى رد المحتار: (2/ 98)
أقول: هذا محمول على ما إذا كان يحمل إلى وجهه شيئا يسجد عليه، بخلاف ما إذا كان موضوعا على الأرض يدل عليه ما في الذخيرة حيث نقل عن الأصل الكراهة في الأول ثم قال فإن كانت الوسادة موضوعة على الأرض وكان يسجد عليها جازت صلاته، فقد صح أن أم سلمة كانت تسجد على مرفقة موضوعة بين يديها لعلة كانت بها ولم يمنعها رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من ذلك اهـ فإن مفاد هذه المقابلة والاستدلال عدم الكراهة في الموضوع على الأرض المرتفع ثم رأيت القهستاني صرح بذلك.

(17) (أو أدهن أو اكتحل أو احتجم) وإن وجد طعمه في حلقه (الدر المختار وحاشية ابن عابدين 2/ 395)

(18) ولو أقطر شيئا من الدواء في عينه لا يفطر صومه عندنا، وإن وجد طعمه في حلقه، وإذا بزق فرأى أثر الكحل، ولونه في بزاقه عامة المشايخ على أنه لا يفسد صومه كذا في الذخيرة، وهو الأصح هكذا في التبيين.(الفتاوى الهندية ،1/ 203)

فیکو/کیٹریکٹ سرجری(موتیا کی سرجری)سے متعلق مخصوص احکام

تعارف

ہر آنکھ میں قدرتی طور پر ایک لینس ہوتا ہے جو بالکل شفاف ہوتا ہے اور نظر آنے والی چیزوں کی تصویر پردہ بصارت پر بناتا ہے، مختلف وجوہات کی بناء پر یہ بے رنگ اور شفاف لینس گدلا ہو کر سفید موتی کی شکل اختیار کرلیتا ہے جس سے بینائی متاثر ہو جاتی ہے، سرجری کے ذریعے اس لینس کو تبدیل کر کے مصنوعی لینس لگادیا جاتاہے،اس سرجری کو موتیا کی سرجری(Cataract Surgery)کہتے ہیں۔

اسکا طریقہ یہ ہوتاہے کہ:

- سرجری سے پہلے آنکھ کو مختلف طریقوں سے سن کیا جاتا ہے، کبھی قطرے ڈال کر سُن کیا جاتاہے اور کبھی انجکشن لگا کر سُن کیا جاتاہے۔
- اگر ضرورت ہو تو مریض کو مکمل بے ہوش بھی کر دیا جاتاہے۔
- پھر سرجری سے پہلے آنکھ کے اندرونی اور بیرونی حصوں، پلکوں اور آنکھ کے اطراف کی جلد کو صاف کیا جاتا ہے۔
- سب سے پہلے آنکھ کو پانی سے دھویا جاتاہے اور پھر آنکھ کی قرنیہ (cornea) پر ایک کٹ لگایا جاتاہے اور ایک باریک سوراخ بنا کر"الٹراسونک شعاعیں"(ultrasonic rays)کے ذریعے خراب لینس کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے نکال لیا جاتاہے اور اس سوراخ کے ذریعے ایک مصنوعی نرم عدسہ (لینس)آنکھ کے اندر داخل کر دیا جاتاہے، بعض صورتوں میں ٹانکے لگانے کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔
- سرجری کے بعد اگر ضرورت ہو تو آنکھ پر پٹی باندھ دی جاتی ہے۔

طہارت سے متعلق شرعی احکام

طہارت سے متعلق بنیادی اصول ابتداء میں ذکر کر دیے گئے ہیں، یہاں اس سرجری سے متعلق مخصوص احکام ذکر کرنا مقصود ہے۔

- فیکو(phaco)/کیٹریکٹ سرجری میں لگائے جانے والے cut سے وضو نہیں ٹوٹتا۔البتہ اگر cut لگانے سے خون یا آنکھ سے ایسا پانی نکل کر باہر بہہ جائے جس میں خون غالب ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔
- طبّی ماہرین کے مطابق عموماً موتیا کے آپریشن میں زخم بہت معمولی ہوتا ہے اور چند گھنٹوں میں ٹھیک ہو جاتاہے،البتہ زخم صحیح ہونے کا عرصہ مریض کے آپریشن کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہو سکتاہے۔

- عام طور پر یہ زخم لیک نہیں ہوتا۔ لہذا اس سرجری کے بعد آنکھ سے جو پانی آتا ہے وہ زخم کا پانی نہیں ہوتا، البتہ بہت معمولی امکان ہے کہ زخم سے پانی نکل رہا ہو لیکن وہ بھی آنسو کے ساتھ مل کر نکلتا ہے اور عموماً اس میں آنسو کا پانی ہی غالب ہوتا ہے۔
- لہذا اس سرجری کے بعد آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔
- اسی طرح اگر معالج کہہ دے کہ یہ پانی زخم سے نہیں آرہا تو اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا۔
- البتہ اگر معالج کہدے یا مریض کو غالب گمان ہو کہ یہ پانی زخم سے آرہا ہے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔
- اسی طرح اگر آنکھ سے پیپ نکلے یا ایسا پانی جس میں خون غالب ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔
- اگر آنکھ سے نکلنے والے پانی کی صورتحال واضح نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ معالج سے معائنہ کروالیا جائے تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ پانی زخم سے آرہا ہے یا نہیں؟ اور جب تک معالج سے مشورہ نہ ہو جائے اس وقت تک احتیاط اسی میں کہ ایسے پانی کے نکلنے سے وضو کرلیا جائے۔
- اگر سرجری میں مریض کو بے ہوش کردیا جائے تو اسکا وضو ٹوٹ جائے گا اگرچہ وہ بے ہوش تھوڑی دیر کے لئے ہو۔[19]
- طبّی ماہرین کے مطابق فیکو سرجری کے بعد اگر تھوڑا بہت پانی آنکھ کے اندر چلا جائے تو کوئی نقصان نہیں ہوتا اور چونکہ وضو اور غسل میں آنکھ کے اندر پانی پہچانا ضروری نہیں ہے اس لئے آنکھ بند کرکے پورا چہرہ دھولیں، آنکھ کے اندر پانی نہیں جائے گا، اور اگر گیا تو وہ بہت تھوڑا ہوگا، جو نقصان دہ نہیں ہوگا۔
- اگر معالج نے مریض کے سرجری کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے پٹی باندھی ہو اور یہ ہدایت کی ہو کہ پٹی کھول کر چہرہ دھونا نقصان دہ ہوگا یا پٹی کھولنے یا باندھنے میں بڑی دقت ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست ہے، اور اگر ایسا نہ ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں، پٹی کھول کر آنکھوں پر مسح کرنا چاہیے۔ وراگر پٹی نہ بندھی ہو اور آنکھوں میں پانی پہنچنا نقصانده ہو تو آنکھوں پر مسح کرکے باقی چہرہ دھولیا جائے۔

نماز سے متعلق شرعی احکام

- ماہرین طب کے مطابق جدید فیکو سرجری کے بعد عام حالات میں حرکت کرنا یا جھکنا نقصان دہ نہیں ہوتا، اس لئے نماز میں زمین پر سر رکھ کر سجدہ کرنا چاہیے۔ البتہ اگر کسی صورت میں ڈاکٹر نے زمین پر سجدہ کرنے سے منع کیا ہو تو اس صورت میں کس طرح سجدہ کرنا ہے اس کی شروع میں تفصیل گزر گئی۔

---

(19) الفتاوى الهندية، 1/ 12)

- اگر مریض کو سرجری کی وجہ سے بے ہوش کردیا جائے اور اس دوران کوئی نماز چھوٹ جائے تو اس کی قضا واجب ہے۔[20]

روزہ سے متعلق شرعی احکام:

- روزہ میں فیکو سرجری کرانے سے اور آنکھ میں ٹیکہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔
- آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ دوائی کا اثر حلق میں محسوس ہو۔
- محض بے ہوش ہونے کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، لہذا اگر دوران روزہ بے ہوش ہوگیا تو ہوش میں آنے کے بعد اس روزہ کو جاری رکھنا ضروری ہے البتہ اگر کسی معتبر عذر کی وجہ سے روزہ توڑنا ضروری ہو جائے تو روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔[21]
- بعض مرتبہ بے ہوشی کے دوران حلق سے ٹیوب ڈالی جاتی ہے، جس میں (lubricant) چکنا کرنے والا مواد لگا ہوا ہوتا ہے۔ اس مواد کے حلق میں جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔
- دوران بے ہوشی مریض کو خالص آکسیجن (جس میں ادویات کے اجزاء شامل نہ ہو) تو اس کے دینے سے مریض کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

لیکن اگر اس دن کسی عذر سے روزہ نہیں رکھا تھا، یا روزہ رکھا تھا لیکن حلق میں کوئی دوا ڈالی گئی اور وہ حلق سے اتر گئی تو اس دن کے روزہ کی قضا واجب ہے۔[22]

---

(20) وفی المبسوط للسرخسي (1/ 217)

(ولنا) ما روي عن علي - رضي الله تعالى عنه - أنه أغمي عليه في أربع صلوات فقضاهن، وعن عمار بن ياسر أنه أغمي عليه يوما وليلة فقضاهما وعبد الله بن عمر أغمي عليه ثلاثة أيام ولياليها فلم يقضها. والفقه فيه هو أن الإغماء إذا طال يجعل كالطويل عادة وهو الجنون والصغر، وإذا قصر يجعل كالقصير عادة وهو النوم، فيحتاج إلى الحد الفاصل بين القصير والطويل، فإن كان يوما وليلة أو أقل فهو قصير؛ لأن الصلاة لم تدخل في حد التكرار، وإن كان أكثر من يوم وليلة يكون طويلا؛ لأن الصلاة دخلت تحت حد التكرار، وروي عن أبي حنيفة - رضي الله تعالى عنه - أنه قال: إذا أغمي عليه يوما وليلة يجب عليه القضاء، ولكن يعتبر بالساعات لا بالصلوات والأول أصح.

(21)وفی البدائع الصنائع (2/ 102):

وكذا من وجب عليه الصوم في أول النهار لوجود سبب الوجوب والأهلية ثم تعذر عليه المضي فيه بأن أفطر متعمدا

(22) (البحر الرائق 294/2)

کورنیاٹرانسپلانٹ سرجری(قرنیہ کی تبدیلی کی سرجری) سے متعلق شرعی ہدایات

تعارف

آنکھ میں دوشفّاف لینس ہوتے ہیں جن کا کام روشنی کوآنکھ کے پردۂ بصارت پر مُنعکس کرناہوتاہے۔جو لینس سب سے باہر ہوتاہےاور سامنے سے دیکھنے سے آنکھ کا جو حصہ نظر آتاہےاسے قرنیہ کہتے ہیں،کچھ بیماریوں کی وجہ سے یہ حصہ خراب ہو کر سفید ہو جاتاہے جس کی وجہ سے انسان کی نظر ختم ہو جاتی ہے،آپریشن کے ذریعے قرنیہ کو کاٹ کر نکال لیا جاتا ہے اور اس کی جگہ مصنوعی قرنیہ یا کسی مردہ انسان کا قرنیہ لگا کر ٹانکے لگادیے جاتے ہیں،اس سرجری کو کورنیاٹرانسپلاٹ (cornea transplant)سرجری کہتے ہیں۔

اسکا طریقہ یہ ہوتاہے کہ:

- سرجری سے پہلے آنکھ کو مختلف طریقوں سے سُن کیا جاتاہے،کبھی قطرے ؟ڈال کر سُن کیا جاتاہے اور کبھی انجکشن لگاکر سن کیا جاتاہے۔
- اگر ضرورت ہو تو مریض کی آنکھ کو انجکشن لگاکر سُن بھی کردیا جاتاہے۔
- پھر سرجری سے پہلے آنکھ کے اندرونی اور بیرونی حصوں،پلکوں اور آنکھ کے اطراف کی جلد کو صاف کیا جاتا ہے۔
- Draping (تھیلی)استعمال کی جاتی ہے،تاکہ پپوٹااور پلکیں سرجری کے دوران بیچ میں نہ آئیں۔
- سب سے پہلے آنکھ کو پانی سے دھویا جاتاہے اور پھر خراب قرنیہ (cornea)کو کاٹ کر نکال لیا جاتاہے اور اس کی جگہ مصنوعی قرنیہ یاکسی مردہ انسان کاقرنیہ نکال کرلگادیاجاتاہےاور ٹانکے لگادیے جاتے ہیں۔
- سرجری کے بعد آنکھ پر پٹی باندھ دی جاتی ہے۔

اس سرجری کاشرعی حکم

اس سرجری سے متعلق شرعی احکام درج ذیل ہیں۔

- اگراس آپریشن کا مقصد صرف زیب وزینت ہو،بینائی کاعلاج مقصود نہ ہو تو جائز نہیں۔
- اگر مقصد آنکھوں کا علاج ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر خراب قرنیہ نکال کر اس کی جگہ مصنوعی قرنیہ لگایا جائے تو جائز ہے۔

- اگر کسی مردہ انسان کا قرنیہ لگایا جائے تو اس بارے میں علماء کرام کی دو رائیں ہیں بعض علماء نے اسے ناجائز قرار دیا ہے جبکہ بعض علمائے کرام نے اس کی مشروط اجازت دی ہے، لہٰذا جسے جن علما پر اعتماد ہو وہ ان سے رجوع کر کے ان کی رائے کے مطابق عمل کرلے۔[23]
- اس سرجری کے دیگر احکام وہی ہیں جو کہ فیکو/کیٹریکٹ سرجری (موتیا کی سرجری) کے تحت گزرے۔

مریضوں کے لیے عمومی ہدایات

1. مریض پورے یقین کے ساتھ دعا کرتا رہے کیونکہ حدیث میں بیمار کی دعا مقبول بتائی گئی ہے، چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کی درخواست کرو، کیونکہ بیمار کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔(ابن ماجہ)۔
2. مریض کو چاہیے کہ ہسپتال اور معالج کے انتخاب سے پہلے خوب اچھی طرح تحقیق اور مشاورت کرے، اس کے بعد اللہ سبحانہ وتعالی پر توکل کرتے ہوئے سنت کی نیت سے علاج شروع کرے۔ معالج اور ہسپتال سے اچھا گمان رکھے اور ان کے معاوضہ کو ان کا حق سمجھ کر ادا کرے۔
3. مریض کو چاہیے کہ اس کتابچہ کو بغور پڑھے اور اس میں بیان کردہ ہدایات کے مطابق اپنی عبادات یعنی طہارت نماز، روزے کی تکمیل کرے۔
4. ایسی دوائیں جن میں حرام اجزاء شامل ہوں، ان کا استعمال جائز نہیں البتہ اگر کوئی مسلمان ماہر ڈاکٹر یہ کہے کہ اس بیماری کا علاج اس دوا کے بغیر ممکن نہیں تو پھر بوقتِ ضرورت استعمال کر سکتے ہیں۔[24]
5. اسی طرح اس بات کا بھی اطمینان کیا جائے کہ علاج کے جن مراحل سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان مراحل سے گزرنے کے بعد وضو کر کے نماز ادا کی جائے۔
6. سرجری شروع کرتے وقت نماز کے اوقات کو بھی ملحوظ رکھا جائے تاکہ سرجری شروع ہو جانے کے بعد سے ریکوری تک کوئی نماز قضا نہ ہو۔

---

(23) دونوں آراء میں سے کسی ایک پر عمل کرنے کا اختیار اسلامی میڈیکل لرنرز ایسوسیشن کی تحقیق اور شوری کے رائے مطابق ہے لیکن دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے موقف کے مطابق عوام کو اختیار نہیں دیا جاسکتا بلکہ لوگوں کے لیے ہر حال میں مردہ انسان کے کورنیا کے ٹرانسپلانٹ سے بچنا ضروری ہے۔

(24) ففی رد المحتار: (5/ 228)
مطلب في التداوي بالمحرم (قوله ورده في البدائع إلخ) قدمنا في البيع الفاسد عند قوله ولبن امرأة أن صاحب الخانية والنهاية اختارا جوازه إن علم أن فيه شفاء ولم يجد دواء غيره قال في النهاية: وفي التهذيب يجوز للعليل شرب البول والدم والميتة للتداوي إذا أخبره طبيب مسلم أن فيه شفاءه ولم يجد من المباح ما يقوم مقامه، وإن قال الطبيب يتعجل شفاؤك به فيه وجهان،

7. مریض کو چاہیے کہ احسن انداز میں اپنی استطاعت کے مطابق ان اوقات کو ذکر و دعا میں مشغول رہ کر قیمتی بنائے۔

معالج کیلئے ہدایات:

1. مریض کو وضو یا غسل میں پانی استعمال کرنے سے صرف اس وقت منع کیا جائے جب یہ غالب گمان ہو کہ پانی استعمال کرنے سے مرض میں اضافہ ہو گا یا دیر سے صحت یاب ہو گا۔

2. جب معالج کسی مریض سے ملے یا اس کا معائنہ کرے تو سب سے پہلے اس کی عیادت کی نیت کر لے اور پھر حسبِ استطاعت بہتر علاج کی نیت سے اس کی طرف توجہ دے اور ہمدردانہ انداز اختیار کرے، اس کو تسلی دے، صحت یاب ہونے کی بھرپور امید دلائے اور دوا، غذا اور پرہیز سے اچھے انداز میں تلقین کرے، اس طرزِ عمل سے مریض کی تکلیفات انشاءاللہ تعالیٰ کم ہو گی اور معالج کو ثواب ملے گا۔

3. مریضوں کے ساتھ اکرام و خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آئیں۔

4. مایوس و ناامید مریضوں کو فضائل سنا کر انہیں پُر امید رکھے کہ مریض کو اس کے مرض کی بدولت آخرت میں جو لذت اور مسرت عطا کی جائے گی وہ دنیا کی فانی، وقتی لذتوں سے کئی لاکھ گنا زیادہ ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے کہ قیامت کے دن جب لوگ ان لوگوں کے اجر و ثواب کو دیکھیں گے کہ جو دنیا میں مصیبتوں، بیماریوں میں پھنسے رہے تو وہ لوگ یہ تمنا کریں گے کہ اے کاش! دنیا میں ہماری جلدوں کو قینچیوں کے ساتھ کاٹ دیا جاتا۔ (ترمذی)

5. مریض کو صبر و ہمت کی تلقین کریں، ان میں حقائق تسلیم کرنے کا حوصلہ پیدا کریں کہ یہ مشکلات، تکالیف دنیاوی زندگی کا حصہ ہیں، حتیٰ کہ انبیائے کرام علیہم السلام بھی مختلف آزمائشوں سے گزرے ہیں، نیز حضرت ایوب علیہ السلام کی طویل بیماری اور ان کا مثالی صبر مریضوں کے سامنے دہراتے رہنا چاہیے۔

6. سرجری میں باجماعت نمازوں کے اوقات کا خیال رکھیں تاکہ نا صرف وہ خود بلکہ ان کی ٹیم اور مریض بھی نماز ادا کر سکیں۔

7. اپنے شعبہ سے متعلق ضروری دینی مسائل بالخصوص عبادات سے متعلق مسائل کا بھی علم حاصل کریں اور مریضوں کی رہنمائی کریں۔

8. معالج ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھے کہ حقیقی شفاء اللہ کی طرف سے ہے، معالج کی تجاویز اور کوششیں اسباب کے درجہ میں ہیں، لہذا اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اور اللہ سے رجوع کرنے کے بعد علاج کا آغاز کریں۔

9. معالج پر لازم ہے کہ وہ طبّی اخلاقیات اور شرعی اصولوں کے مطابق مرتب کردہ Consent form پر مریض سے علاج کرنے کی اجازت لے اور اس کو پوری تفصیلات سے آگاہ کر کے اس کی رضامندی سے علاج کیا جائے۔

10. نامحرم کا علاج کرنے سے حتی الامکان گریز کریں، چنانچہ خاتون مریض کا علاج، معاینہ و تیمارداری خاتون ہی کرے اور مرد کا علاج، معاینہ و تیمارداری مرد ہی کریں، لیکن کسی مجبوری سے اگر نامحرم کا علاج کرنا ناگزیر ہو تو پردے اور حجاب کا اہتمام کیا جائے۔ جس کیلئے مرد معالج اپنے معاون معالجین میں خاتون اور خاتون اپنے معاون معالجین میں مرد کو شامل رکھے، تاکہ جب سہارا دینے یا چھو کر معائنہ کرنے کی ضرورت پیش آئے تو ان معاونین سے مدد لی جائے۔ اسی طرح اگر معالج کو کسی وقت نامحرم کو چھونے کی ضرورت پیش آئے تو حتی الامکان کوشش کرے کہ دستانہ پہن کر اور کسی موٹے کپڑے کے اوپر سے معائنہ کر لیا جائے۔ (فتاویٰ ہندیہ)

انتظامیہ کیلئے ہدایات

1. ادارہ میں کسی جاندار کی تصویر آویزاں کرنے سے اجتناب کیا جائے۔
2. صرف آنکھ کی تصویر آویزاں کر سکتے ہیں، یہ شرعاً تصویر کے حکم میں داخل نہیں۔
3. بیماریوں کے فضائل و مسائل مختلف جگہوں پر آویزاں کریں تاکہ ہر وقت مریضوں کو یاد رہیں۔
4. عیادت کے فضائل اور ضروری آداب مناسب جگہوں جیسے ملنے والوں کے انتظار گاہ وغیرہ میں آویزاں کریں۔
5. بعض مناسب جگہوں پر یسین شریف کے فضائل، چاروں قل کے فوائد اور آیاتِ شفاء مع فوائد آویزاں کریں جن کے آخر میں مریضوں کو تلقین ہو کہ وہ یا ان کے تیمارداران کو پڑھ کر اُن کیلئے دعا کرتے رہیں۔
6. طبّی اداروں کو چاہیے کہ میڈیکل اسٹینڈرڈز کے ساتھ شرعی ہدایات پر بھی عمل درآمد یقینی بنائیں۔
7. ادارے کے لئے لازم ہے کہ مریضوں کیلئے دیگر Health care facilities کے ساتھ ساتھ ان کے پردے اور حجاب کا مکمل انتظام رکھے، لہذا اگر خاتون مریضہ ہو تو اولاً خواتین ہی اس کا علاج کریں۔ اور اگر خاتون معالجہ میسر نہ ہو تو معالجین کی ٹیم میں خاتون ضرور شامل ہوں۔ مرد اور خواتین کے بیٹھنے اور آرام کی جگہ علیحدہ رکھی جائے تاکہ مرد اور خواتین کے درمیان حجاب رہے اور بے پردگی نہ ہو۔
8. ادارے کو چاہیے کہ ادویات اور انجکشن وغیرہ میں حتی الامکان مجرب حلال ادویات استعمال کیجائیں۔
9. مرد و خواتین کیلئے نماز کی علیحدہ جگہ فراہم کر دیں۔